السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسائل میں شریعت اسلامی کا کیا حکم ہے:

۔ نماز باجماعت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود پڑھنا؟ ۱

۔ نماز کے بعد باجماعت دعا کرنا؟ ۲

۔ کچھ لوگوں کا مل کر قرآن پڑھنا گانا؟ ۳

۴۔ نابینا معمر امام کے پیچھے نماز پڑھنا، ج کہ وہ کبھی کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بہت عظیم ثواب ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس حکم دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ ثواب ہے چنانچہ ۱ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَن صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللهُ عَلَيهِ بِهَا عَشرًا))

''جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذکر کرنے پر نماز میں تشہد کے دوران، خطبہ اور خطبہ، نکاح وغیرہ میں درود پڑھنا شرعی طور پر ضروری ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے یا ائمہ سلف امام ابو حنفیہ، امالیث بن سعد، امام شافعی امام احمد بن حنبل رحمهم اللہ اور دیگر آئمہ رحمهم اللہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ نماز باجماعت کے بعد بلند آواز سے درود پڑھتی ہوں اور بھلائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے میں ہی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

((مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنَا هٰذَا مَا لَيسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

۔ دعا عبادت ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین یا دیگر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ وہ (ہر) نماز بعد باجماعت دعا مانگتے ہوں۔ لہٰذا اسلام پھیر نے کے بعد نمازیوں کا باجماعت دعا کے لیے ۲ جمع ہونا خود ساختہ بدعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنَا هٰذَا مَا لَيسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((مَن عَمِلَ عَمَلًا لَيسَ عَلَيهِ أَمرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔''

۔ اگر مل کر قرآن پڑھنے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ سب مل کر بیک آواز تلاوت کریں تو یہ مشروع نہیں۔ کیونکہ یہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ ایک ۳ آدمی قرآن پڑھے اور دوسرے سنیں، یا یہ مطلب ہے کہ ایک جگہ جو لوگ جمع ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی تلاوت کرے اور یہ کوشش نہ کریں کہ حرکات وسکنات اور وقف ووصل وغیرہ میں ان کی آوازیں ہم آہنگ

:ہوں تو یہ شرعی طور پر درست ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰہِ یَتْلُونَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُونَہُ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلَآئِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہُ

"جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں، توان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ ان کو فرشتے ہیں، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔"

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا "مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔" میں نے عرض ک۔ "(حضور!) میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ نازل ہوا ہے؟ ارشاد "میں کسی سے سننا پسند کرتا ہوں۔" میں سورت نساء پڑھنے لگا۔ جب میں آیت پر پہنچا:

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیْدًا

"اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کے لائیں گے؟"

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بس کرو۔ (میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔" اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔

۔ نابینا امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر یہ امام اپنے مقتدیوں سے زیادہ قرآن پڑھنے والا (حافظ یا عالم) ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہو گا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عام ہے۔۴

((...یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُہُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ))

"...لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو"

نابینا ہونا شرعاً کوئی عیب نہیں ہے۔

اگر امام غلطیاں کرتا ہے، اگر تو یہ غلطی ایسی ہے جس سے معنی میں تبدیلی نہیں آتی، تو اس قسم کی غلطیاں نہ کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے اگر ایسا آسانی سے ہو سکے اور اگر وہ سورت فاتحہ میں اس قسم کی غلطیاں کرتا ہو جس سے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے لیکن اس کی وجہ اس کی غلطیاں ہونا ہیں، اس کا نابینا ہونا نہیں مثلاً ایاک نعبد میں "کاف" پر زیر پڑھنا۔ یا انعمت کی "تاء" پر پیش یا زبر پڑھنا۔ اگر غلطیاں اس لیے ہوتی ہیں کہ حفظ کمزور ہے تو جس کو قرآن زیادہ اچھی طرح یاد ہے وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

---

[1] مسند احمد ج: ۲، ص: ۲۶۵۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۳۸۴، ۴۰۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۰، نسائی ج: ۳، ص: ۵۰ ترمذی حدیث نمبر: ۴۸۵، دارمی حدیث نمبر: ۲۷۷۵، ابن خزیمہ ج: ۱، ص: ۲۱۹۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 325

محدث فتویٰ